بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

روزنامہ الفضل قادیان

ایڈیٹر رحمت اللہ خاں شاکر — یوم پنج شنبہ

جلد ۳۱ | ۶ ماہ ہجرت ۱۳۲۲ ہش | ۳۰ ربیع الثانی ۱۳۶۲ھ | ۶ مئی ۱۹۴۳ء | نمبر ۱۰۷

مدینۃ المسیح

قادیان ۵ ماہ ہجرت ۱۳۲۲ ہش۔ حضرت اُم المومنین اطال اللہ بقاءہا کو نزلہ اور کھانسی کی شکایت ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دُعا کریں۔

سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ حرم رابع حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے گلے میں تکلیف ہے۔ دُعائے صحت کی جائے۔

سیدہ ام ناصر صاحبہ صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کی بیگم صاحبہ کی صحت کے لئے جو علاج کے لئے دہلی تشریف لے گئی ہیں۔ دُعا کی درخواست کرتی ہیں۔

عالمگیر مساوات و اخوت کی تحریک

روزنامہ الفضل قادیان — ۳۰ ربیع الثانی ۱۳۶۲ھ

اخبارات میں شائع ہوا ہے کہ سیٹھ رام کشن ڈالمیا نے عالمگیر اخوت اور مساوات کی تحریک شروع کی ہے۔ اس کی تشریح کرتے ہوئے آپ نے ایک پریس انٹرویو میں کہا کہ یہ تحریک ملک۔ قومیت۔ ملکہ براعظم کی قید سے آزاد ہوگی۔ اور اس کی رُو سے دُنیا کے نئے نظام میں جماعتی اور ملکی جذبات کو کوئی دخل حاصل نہیں ہوگا۔ تا کہ تمام قومیں ایک جھنڈے کا احترام کریں۔ ایک کرنسی استعمال کریں۔ اور آخر کار ایک زبان بولیں اس تحریک کا نام "واحد" ہوگا۔ اس کے حامی ایک انگلی اٹھا کر سلام کیا کریں گے آپ نے کہا۔ میں نے اپنی تحریک کے سلسلہ میں سرکردہ سیاست دانوں۔ والیان ریاست اور یوروپینوں سے بات چیت کی ہے۔ اور سب نے اس تحریک کی حوصلہ افزائی کی ہے میں اس مقصد کے لئے دو کروڑ روپیہ اکٹھا کروں وغیرہ وغیرہ۔

عالمگیر اخوت و مساوات اور ایک جھنڈا ایک کرنسی اور ایک زبان کے اصول کا دُنیا میں تسلیم کر لیا جانا نہایت مبارک بات ہے لیکن اگر یہ چیزیں کروڑوں روپیہ فراہم کر لینے سے حاصل ہو سکتیں۔ تو اب تک ہو چکی ہوتیں۔ یہ وحدت اور یکسانیت اسی صورت میں پیدا ہو سکتی ہے۔ کہ دُنیا میں اللہ تعالیٰ کی توحید قائم ہو جائے۔ اور سیٹھ صاحب کی تحریک میں اس کا کوئی ذکر ہی نہیں۔ کہ اس کے حامیوں کے لئے خدا کو ایک ماننا بھی کوئی شرط ہو گی۔

سیٹھ صاحب اس تحریک کی بنیاد رکھ کر جس چیز کو تلاش کرنا چاہتے ہیں۔ وہ پہلے سے دُنیا میں موجود ہے۔ اسلام کا پیغام ملک۔ قومیت۔ ملکہ براعظم کی قید سے آزاد ہے۔ اور اسلامی نظام میں جماعتی اور ملکی جذبات کا کوئی دخل بھی نہیں۔ عالمگیر مساوات اور اخوت کے اصول سب سے پہلے اسلام نے دنیا کو سکھائے۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اور آپ کے جاں نثار صحابہ نے اپنے عملی نمونہ سے اسے دُنیا میں قائم کیا۔ دُنیا میں اس قسم کے نظام اور تمدن کی خواہش اور تعاون رکھنے والوں کا اپنے ہاتھوں اس کے قیام کی کوشش کرنا محض اس وجہ سے ہے کہ اسلام اور صحیح اسلام کا پیغام احسن اور خوبصورت رنگ میں ان لوگوں تک ابھی نہیں پہنچ سکا۔ اگر ان کو اسلام سے واقف کیا جائے تو کوئی وجہ نہیں۔ کہ وہ اسے تسلیم نہ کریں۔ ضرورت صرف تبلیغ کی ہے اور بڑے زور کے ساتھ متواتر تبلیغ کی۔ اور اس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ جماعت احمدیہ کے سامنے کتنا مشکل اور عظیم الشان کام ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنی مومنانہ فراست سے اس موقعہ پر بڑے بڑے لوگوں کو بالخصوص احمدیت یعنی حقیقی اسلام کا پیغام پہنچانے کی اہمیت کو محسوس کیا۔ اور تبلیغ خاص کی تحریک جاری فرمائی۔

مسلمانانِ ہند کو مخلصانہ مشورہ

تازہ ڈاک میں لنڈن سے جناب مولوی جلال الدین صاحب شمس امام مسجد احمدیہ کا ایک مکتوب موصول ہوا ہے جس کے مضمون کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ اس وقت تمام قومیں اور حکومتیں ان مصائب و مشکلات کے ازالہ کی تجویزیں سوچ رہی ہیں۔ جو جنگ کے بعد پیش آ سکتی ہیں۔ لہٰذا ہندوستانی مسلمانوں کو بھی آنے والی مشکلات کے پیش نظر ولتنظر نفس ما قدمت لغد کی قرآنی ہدایت کے ماتحت اپنی علمی سیاسی۔ تمدنی اور اقتصادی ترقی کے لئے پروگرام مرتب کر لینا چاہیئے۔

مولوی صاحب فرماتے ہیں۔ کہ مجھے علم نہیں مسلمانوں نے کیا کیا تجویز سوچی ہیں۔ البتہ یہ حقیقت ساری دُنیا پر آشکار ہے۔ کہ سیاسی لحاظ سے مسلم لیگ نے پاکستان کا مطالبہ پیش کر رکھا ہے اس کے حصول کے لئے ہر ممکن سعی و کوشش لازم ہے لیکن! فرض کرو اگر یہ مطالبہ تسلیم نہ کیا گیا اور غالب خیال یہی ہے۔ کہ نہیں ہوگا۔ تو کیا مسلمانان ہند نے اپنے حقوق کے تحفظ کے لئے کوئی دوسری سکیم تیار کی ہے۔ جو مطالبہ پاکستان کے عدم تحقق کی صورت میں فوری طور پر پیش کیجائے۔

مولوی صاحب نے کیوں لکھا۔ کہ غالب خیال یہی ہے کہ پاکستان کا مطالبہ تسلیم نہیں کیا جائے گا؟ وہ کہتے ہیں! (۱) لنڈن کی فضا۔ (۲) پارلیمنٹ کے ممبروں کی تقریریں اور گفتگوئیں جو انہوں نے آغاز جنگ سے کر اس وقت تک کی ہیں۔ (۳) گورنمنٹ کے کسی ممبر نے مطالبہ پاکستان کی تائید نہیں کی۔ (۴) گورنمنٹ کی طرف سے ہندوستان کے متعلق جو وائٹ پیپر شائع ہوا۔ اور اس کے بعد ۳۰ مارچ کو دار العوام میں ہندوستان کے متعلق جو بحث ہوئی۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ گورنمنٹ برطانیہ پاکستان کے حق میں نہیں ہے۔ (۵) مسٹر اٹیلی نے بھی اپنی تقریر میں حرف سر سٹیفورڈ کرپس کی پیشکش کو دہرایا ہے۔

مولوی صاحب مزید لکھتے ہیں۔ کہ پاکستان کی سکیم مسلمانوں کے نزدیک کیسی ہی اہم ضروری اور دلکش کیوں نہ ہو لیکن مندرجہ ذیل حقائق کو نظر انداز نہیں کرنا چاہیئے۔ (۱) بہ لحاظ آبادی ہندوستان میں مسلمان ہندوؤں کے مقابلے میں کم ہیں اور ہندوؤں نے پاکستان کے مطالبہ کو اس وقت تک قبول نہیں کیا (۲) اگر ہندو اور مسلمان کسی دستور پر متفق نہ ہوئے اور حکومت برطانیہ سے فیصلہ کی خواہش کی گئی تو وہ سر سٹیفورڈ کرپس والی پیشکش سے آگے نہیں جائیگی (۳) جنگ کے بعد برطانیہ کے سامنے پہلا سوال اپنی اقتصادی بہتری کے متعلق ہوگا۔ لہٰذا اندیشہ ہے کہ وہ ہندوؤں کی مرضی کے خلاف کوئی نظام حکومت جاری نہیں کرے گی۔ (۴) حکومت برطانیہ دار العوام اور دار الامراء کی منظوری کے بغیر نظام حکومت ہند میں کوئی تبدیلی نہیں کر سکتی۔ اور دار العوام میں کتنے ممبر ہیں۔ جو پاکستان کی تائید میں ہیں البتہ کانگرس کے مطالبہ کی تائید کرنے والے کئی ہیں (۵) مسلم لیگ کی طرف سے یہاں پروپیگنڈے کا کوئی انتظام نہیں۔ مگر کانگرس کا پروپیگنڈا نہایت اعلیٰ پیمانہ پر جاری ہے۔ ان کی باقاعدہ سوسائٹی بڑے بڑے ہالوں میں لیکچر ہوتے ہیں پارلیمنٹ کے ممبران جلسوں کے صدر بنتے ہیں۔

ان حالات کی بناء پر مولوی جلال الدین صاحب شمس کی

تحریک گندم برائے غرباء

محلہ دارالفضل کے وعدوں کی قسط اول

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطبہ جمعہ مورخہ ۹ اپریل جو ۲۰ اپریل ۱۹۴۳ء کے اخبار الفضل میں شائع ہو چکا ہے۔ احباب ملاحظہ فرما چکے ہوں گے۔ اس پر لبیک کہتے ہوئے محلہ دارالفضل نے ۱۸ من گندم اور ۱۲ روپے نقدی کے وعدے پیش کر دیے ہیں۔ بلحاظ جماعتی وعدوں کے اس محلہ کو اللہ تعالیٰ نے سبقت کی توفیق بخشی ہے۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔ احباب کو چاہیئے کہ جس قدر گندم سال کے لئے خریدنی ہو اس کے چالیسویں حصہ کا وعدہ بھجوا دیں۔ اللہ تعالیٰ ایفا کی توفیق عطا فرمائے۔

نمبر	نام		مقدار
(۱)	مولوی عبد الرحمٰن صاحب مبشر	دارالفضل	۲۰ سیر
(۲)	ملک مولا بخش صاحب	"	"
(۳)	ڈاکٹر عبد الغنی صاحب کڑک	"	"
(۴)	چودھری غلام محمد صاحب بی۔اے	"	۱ من
(۵)	ماسٹر خیر الدین صاحب بی۔اے	"	۲۵ سیر
(۶)	ماسٹر علی محمد صاحب بی۔اے بی۔ٹی	"	۳۰ "
(۷)	سید احمد علی صاحب سیالکوٹی	"	۱۵ "
(۸)	مستری محمد ابراہیم صاحب	"	۳۵ "
(۹)	اخوند محمد اکبر خان صاحب	"	۲۵ "
(۱۰)	ماسٹر نذیر احمد صاحب رحمانی	"	۳۰ "
(۱۱)	میاں خیر الدین صاحب	"	۱۰ "
(۱۲)	بابا نواب الدین صاحب	"	۵ "
(۱۳)	میاں دوست محمد صاحب کلکتہ	"	۱ من
(۱۴)	حکیم عبد الصمد صاحب	"	۳۶ سیر
(۱۵)	مرزا قدرت اللہ صاحب	"	۱ من
(۱۶)	مولوی عبد اللطیف صاحب	"	۲۰ سیر
(۱۷)	میاں ولایت حسین صاحب	"	۱۸ "
(۱۸)	صوفی علی محمد صاحب	"	۱۲ "
(۱۹)	ماسٹر محمد الدین صاحب	"	۲۰ "
(۲۰)	میاں برکت علی صاحب	"	۱ من
(۲۱)	شیخ محمد شفیع صاحب	"	۱۵ سیر
(۲۲)	منشی عبد الخالق صاحب	"	۲۰ "
(۲۳)	مستری دوست محمد صاحب	دارالفضل	۲۴ سیر
(۲۴)	مولوی برکت علی صاحب	"	۱۰ "
(۲۵)	ماسٹر نور الٰہی صاحب	"	۲۰ "
(۲۶)	مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری	"	۱۸ "
(۲۷)	شیخ محمد حسین صاحب	"	۱۲ "
(۲۸)	شیخ اصغر علی صاحب	"	۲ من
(۲۹)	منشی عبد السمیع صاحب	دارالفضل	۲۵ سیر
(۳۰)	ملک صلاح الدین صاحب	"	۱ من
(۳۱)	ملک عبد العزیز صاحب کمپونڈر	"	دو روپے
(۳۲)	بابو سراج الدین صاحب	"	۵ "
(۳۳)	ماسٹر عبد الرحمٰن صاحب	"	۵ "
(۳۴)	سید اعجاز احمد صاحب بنگالی		۲۰ سیر
(۳۵)	مولوی قمر الدین صاحب		"
(۳۶)	ڈپٹی فقیر اللہ صاحب میرٹھ		۱ من

(خاکسار محمد عبد اللہ اعجاز پرائیویٹ سیکرٹری حضرت امیر المومنین)

مذہب کے پھول

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تحریر فرماتے ہیں:۔

"مذہب کی جڑ خدا شناسی اور معرفت نعماء الٰہی ہے۔ اور اس کی شاخیں اعمال صالحہ اور اس کے پھول اخلاق فاضلہ ہیں" (سرمہ چشم آریہ صفحہ ۲۰۰ مطبوعہ ۱۹۲۳ء)

ان پھولوں کا ایک نہایت ہی خوشنما اور دلکش گلدستہ خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے اپنی تالیف اخلاق احمد کے ذریعہ احباب جماعت اور خصوصاً اطفال احمدیت کے سامنے پیش کیا ہے۔ پس آپ اخلاق احمد جس کی قیمت فی نسخہ ۲ر اور محصولڈاک ایک نسخہ پر ۳ر ہے۔ خود مطالعہ فرمائیں۔ اور اپنے بچوں بچیوں کو پڑھوائیں اور ان سب کو اس کتاب کے امتحان میں جو انشاء اللہ ۲۸ مئی کو ہوگا شامل فرمائیں۔ خاکسار مشتاق احمد مہتمم شعبہ اطفال خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

اپنی ذہنیت میں تبدیلی کریں

بفضل خدا ہندوستان کی جماعتیں اور افراد یہ کوشش کر رہے ہیں۔ کہ ۳۱ مئی تک اپنے وعدے کی رقم مرکز میں داخل کرا دیں۔ کیونکہ ۳۱ مئی کے بعد تحریک جدید کے "مستقل تبلیغی مرکزی فنڈ" کی قسط ادا کرنا ہے۔ جو شخص اشاعت اسلام اور اشاعت احمدیت کے لئے اپنے مال کی قربانی کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی مدد فرماتا ہے۔ بلا شک و شبہ تحریک جدید کے مالی جہاد کے وعدے معینہ وقت کے اندر ضرور پورے ہو جائیں گے۔ انشاء اللہ جیسا کہ گزشتہ آٹھ سالہ مخلصین کا عمل بتا رہا ہے۔ مگر سابقون اولون کی دوسری فہرست میں آنے کا موقعہ صرف ۳۱ مئی تک ہی ہے اس لئے ہر شخص جو تحریک جدید کے مالی جہاد میں شامل ہے۔ وہ اس موقعہ کو ہاتھ سے جانے نہ دے جہاں ہندوستان کی جماعتیں کوشاں ہیں کہ ۳۱ مئی تک وعدے پورے کریں۔ وہاں بیرون ہند کی جماعتیں اور افراد بھی اس جدوجہد میں شامل ہیں۔ چنانچہ ڈاکٹر محمد شاہ نواز خان صاحب نے اپنا سال نہم کا وعدہ جو معہ اپنے خاندان کے ۹۸۶ شلنگ کا تھا۔ وہ ۳۰ اپریل تک سو فیصدی داخل کر دیا۔ سارجنٹ محمد حسین صاحب آرمر کولمبو نے ۱۸۶ روپے کی رقم بھی داخل فرما دی جمعدار نعمت اللہ خان صاحب نے آٹھ سال کا پورا چندہ ادا کیا۔ اور قدرت اللہ خان صاحب نو سال کا چندہ بھیج چکے ہیں۔ ان کے ۱۱۴/۲ روپے داخل ہو چکے۔ مکرمی ڈاکٹر بشیری صاحب عدن نے اپنا وعدہ بذریعہ تار ۵۳۴ کا حضور کے پیش کیا۔ اور حضرت کے حضور ۳۱ مارچ سے قبل ۶۶ روپے کا اضافہ کر کے پورا ۶۰۰ روپے بذریعہ تار پیش کئے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء تحریک جدید کا ہر مجاہد کوشش کرے۔ کہ وہ اپنا فرض ادا کرے۔ یعنی اس نے جو وعدہ اپنے امام کے حضور کیا ہے۔ اس کے ۳۱ مئی تک پورا کرنے کی جدوجہد کرے۔ وہ یہ نہ دیکھے کہ فلاں سیکرٹری مال یا امیر یا پریذیڈنٹ یا سیکرٹری تبلیغ یا سیکرٹری تعلیم و تربیت نے اپنا چندہ تحریک جدید ابھی تک ادا نہیں کیا۔ اس لئے میں بھی نہیں ادا کرتا۔ بلکہ وہ اپنا فرض پہلے ادا کر کے دوسروں کو تحریک کرے۔ کہ وعدہ کرنے والے جلد اپنے عہد کو پورا کریں جیسا کہ فرمایا۔ "مغربی ذہنیت یہ ہے کہ تو اپنا حق لے۔ یہ نہ دیکھ کہ دوسرے کے حق کو تو نے ادا کیا ہے یا نہیں۔ مگر اسلام اس کے بالکل الٹ تعلیم دیتا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ دوسرے کا حق دو۔ اور اس بات کو نظر انداز کر دو۔ کہ دوسرا تمہارا حق تمہیں دیتا ہے یا نہیں۔ جب تک بنی نوع انسان کی ذہنیوں میں یہ فرق رہے گا۔ اس وقت تک دنیا میں کبھی امن قائم نہیں ہو سکتا۔ ۔۔۔۔ اس کا اصل علاج یہ ہے۔ کہ ذہنیتوں میں تبدیلی پیدا کی جائے۔ اور ہر شخص اپنے اپنے فرائض کو پہچانے۔ اس طرح جھگڑے اور فسادات آپ ہی مٹ جائیں گے۔ اور دنیا امن و آرام کا سانس لینے لگ جائے گی"

پس تمام احمدیہ جماعت کے احباب مغربیت کی اس ذہنیت کو کچل دیں۔ اور اسلام کے سبق کو یاد کر لیں۔ خواہ وہ ہندوستان کے ہوں یا بیرون ہند کے (نوٹ) بیرون ہند کی جماعتوں اور افراد کو یاد رہے۔ کہ اگر ان کا وعدہ ۳۱ جولائی تک مرکز میں بصورت چیک یا نقدی داخل ہو جائے۔ تو وہ سابقون کی فہرست اول میں ہوں گے۔ فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

صوبہ سندھ کے لئے مبلغ کی ضرورت

ایک مبلغ کی ضرورت ہے جو نہایت دیندار۔ راستگو۔ نمازی۔ تہجد گزار اور احمدیت کا اچھا نمونہ دکھانے والا عالم اس قدر ہو۔ کہ اسے سندھ اسٹیٹس کے لئے قاضی مقرر کیا جا سکے۔ اتنا ذہین ہو کہ سندھی زبان جلد سیکھ سکے۔ دیہاتی زندگی سے شغف رکھتا ہو۔ تنخواہ حسب لیاقت معقول دی جا سکتی ہے۔ درخواستیں جلد از جلد میرے نام آنی چاہئیں۔ (ناظر دعوۃ و تبلیغ)

خواب

از حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب

بہت سچّے ہوتے ہیں نیکوں کے خواب
مگر شدّتِ خواہشِ نفس ہو

پراگندہ بے معنی جھوٹوں کے خواب
تو آتے ہیں بی کو چھچھوروں کے خواب

حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر پنڈت لیکھرام صاحب کے

مایہ ناز اعتراض کا تحقیقی جواب

(۲)

گزشتہ نمبر میں ہم بتا چکے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیر بحث عبارت مندرجہ سرمہ چشم آریہ میں تین امور بیان ہوئے ہیں۔ اول یہ کہ یہ پانچوں باتیں رگوید میں پائی جاتی ہیں۔ سو ہم خدا تعالےٰ کے فضل سے اس امر کو ثابت کر چکے ہیں۔

امر دوم۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عبارت میں یہ بیان ہوا ہے کہ آریہ سماجی ان مقامات وید میں بڑی جانکنی سے بے سروپا و پرتکلف تاویلیں کرتے ہیں سو ذیل میں اس کا ثبوت ملاحظہ ہو۔

یہ ثبوت پیش کرنے سے قبل ہم اس وہم کا بھی ازالہ کر دینا مناسب سمجھتے ہیں۔ جو ممکن ہے۔ ہمارے پیشکردہ ترجمہ کے متعلق کسی آریہ سماجی دوست کے دل میں پیدا ہو۔ اور وہ یہ ہے کہ یہ ترجمہ بھی تو سائن آچاریہ کے ترجمہ کے مطابق ہے۔ جسے ہم صحیح نہیں سمجھتے تو اس کے جواب میں ہم یہی عرض کرنا کافی سمجھتے ہیں۔ کہ جب تک کسی معقول دلیل سے سائن کے ترجمہ کو غلط ثابت نہ کیا جائے اس وقت تک اسے غیر صحیح قرار نہیں دیا جاسکتا۔ اور پھر یہ ترجمہ تو اکیلا سائن کا ہی نہیں۔ بلکہ ولسن اور گریفتھ وغیرہ مغربی محققین کے تراجم بھی اسی ترجمہ کے مؤید ہیں جیسا کہ ہم اوپر بتا آئے ہیں۔ جس کی تائید میں پنڈت رام گووند ترویدی ویدانت شاستری اور پنڈت گوری ناتھ جھا ویا کرن تیرتھ نے بھی کی ہے۔ اگر مزید گواہ درکار ہوں۔ تو ہم پنڈت مہیش چندر پرشاد بی اے کی عالمانہ تصنیف "سنسکرت ساہتیہ کا اتہاس" حصہ دوم کے صفحہ ۸۰ کا حوالہ دیتے ہیں جہاں محولہ بالا ستی ایک منتروں کا یہی ترجمہ کیا ہے۔ جو ہم اوپر درج کر آئے ہیں۔ اور اگر ہمارے سماجی بھائیوں کی اس سے بھی تسلی نہ ہو۔ تو ہم ان کی خاطر آریہ سماج کے ایک مشہور اور چوٹی کے ودوان جناب پنڈت شیو شنکر جی کاویہ تیرتھ کی ضخیم کتاب "ویدک اتہاس ارتھ نرنے" کا حوالہ دیتے ہیں۔ ہمارے سماجی بھائی اس کتاب کے صفحہ ۲۰۹ و ۲۴۲ و ۲۹۷ کو ملاحظہ فرمائیں ان صفحات میں محولہ بالا منتروں کا جو ترجمہ سماجی پنڈت صاحب نے کیا ہے۔ وہ قریب قریب ہمارے پیشکردہ ترجمہ سے ملتا جلتا ہے۔ فرق صرف اتنا ہے۔ کہ مؤخر الذکر نے ایک دو جگہ صیغہ ماضی کا ترجمہ صیغہ حال میں کر دیا ہے۔ مثلاً سائن اچاریہ نے دوسرے منتر کا یہ ترجمہ کیا۔ کہ اے اشونی کمارو! تم نے شیو رشی کے لئے بانجھ گائے کو دودھیل بنا دیا تھا" مگر یہ سماجی پنڈت صاحب اس کا ترجمہ یوں کرتے ہیں۔ کہ

"اے اشونی کمارو! آپ شیو کے لئے دودھ نہ دینے والی گائے کو دودھ سے بھرتے ہیں"۔ الخ

ماضی کو حال بنانا سراسر زبردستی ہے۔ تاہم حقیقت شناس اس سے بھی اندازہ کر سکتے ہیں کہ اصل بات کیا ہے۔ یاد رکھنا چاہیئے کہ ماضی کے صیغہ کو حال میں تبدیل کرنے میں آریہ سماجی دوستوں کے پیش نظر یہ حکمت ہے۔ کہ ویدوں میں جہاں جہاں زمانہ گزشتہ کے اذکار ہیں۔ یا واقعات کو ماضی کے صیغہ میں بیان کیا ہے وہ علےٰ حالہ رہنے دیں۔ تو پھر ان کا "ازلیت وید" کا دعوےٰ غلط ہو جاتا ہے۔ اور اس زد سے بچنے کے لئے ویدوں میں جہاں بھی کوئی چھوٹا سا قصہ مذکور ہے۔ آریہ سماجی بغیر سوچ وچار کے فوراً انکار پر آمادہ ہو جاتے ہیں۔ اور اگر ایسا کرنے کی گنجائش نہ ہو۔ تو پھر صرف نحو کے قواعد کو پامال کرتے ہوئے ایسے معنے کر دیتے ہیں۔ کہ جس سے زمانہ ماضی کا پتہ ہی نہ چل سکے۔ صرف صیغہ ماضی کو حال ہی میں بیان نہیں کرتے۔ بلکہ جہاں جہاں کسی شخص کا نام آجائے۔ اس نام کا ترجمہ کر کے حقیقت کو مشتبہ نہ دیتے ہیں جیسا کہ انہی پنڈت شیو شنکر جی کاویہ تیرتھ نے اپنی اس کتاب میں جابجا کیا ہے۔

لیکن اب آریہ سماج میں بھی ایک گروہ ایسا پیدا ہو رہا ہے۔ جو آریہ پنڈتوں کی اس غلط روش کے خلاف ہے۔ جیسے پنڈت وشوبندھو ایم۔ اے۔ شاستری وغیرہ وغیرہ ہیں۔ یہ لوگ صاف طور پر ویدوں میں تاریخی واقعات کا بیان تسلیم کرتے ہیں۔ اسی طرح ایک دوسرا گروہ ہے۔ جو دنیا میں ویدوں کی عظمت اور وید کے پیروؤں کے کسی کمال فن کا پروپیگنڈا کرنے کے لئے تھوڑی دیر کے لئے یہ بھول جاتا ہے کہ ازلیت وید کے دعوے کی موجودگی میں ویدوں کے اندر سے کسی شخص کے متعلق کوئی قابل تعریف کارنامہ بیان کرنا درست نہیں۔ اور وہ اپنے قومی فخر کو ظاہر کرنے کے لئے اصل حقیقت کا اظہار کرنے پر مجبور بھی ہو جاتا ہے۔ مثال کے طور پر ہم آریہ سماج کے ایک لائق پنڈت پروفیسر بالکرشن جی ایم اے کی تصنیف "ایشوری گیان وید" کو پیش کرتے ہیں۔ یہ صاحب اپنی کتاب کے آخر میں ویدوں کی عظمت جتلاتے ہوئے یہاں تک لکھ گئے ہیں۔ کہ ویدوں میں واقعی یہ واقعہ مذکور ہے۔ کہ اشونی کماروں نے ددھیچی رشی کے دھڑ پر گھوڑے کا سر لگا دیا تھا۔ حالانکہ پنڈت لیکھرام صاحب کی طرح اکثر آریہ سماجی اس واقعہ کو گپ اور فرضی و بناوٹی کہانی بتایا کرتے ہیں۔ اور اس منتر کا ترجمہ کرتے ہوئے رشی کے نام کا بھی ترجمہ کر ڈالتے ہیں جس سے سرے سے یہ قصہ ہی ختم ہو جاتا ہے۔ مگر چونکہ پروفیسر صاحب موصوف کو اپنی کتاب میں ویدک دھرمیوں کا یہ کمال دکھانا مقصود تھا۔ کہ وہ قدیم زمانہ میں علم سرجری میں بہت ماہر تھے۔ اس لئے وہ لکھتے ہیں۔ کہ:-

"رگوید میں اندر اور ددھیانچی رشی کا قصہ ہے اس میں بیان کیا گیا ہے کہ مصنوعی سر لگا دینا معمولی کام ہے۔ جیسے اندر نے ددھیانچی رشی کو برہم ودیا سکھائی تھی۔ مگر تعلیم دیتے وقت یہ کہہ دیا تھا۔ کہ اگر تم یہ ودیا کسی دوسرے شخص کو سکھاؤ گے تو تمہارا سر کاٹ لیا جائے گا۔ مگر اس سے کچھ مدت بعد اشونی کماروں کو اس ودیا کے سیکھنے کی خواہش ہوئی۔ اور وہ ددھیانچی رشی کے پاس آئے اور اپنا مدعا ظاہر کیا۔ اور کہا۔ کہ آپ مطلق نہ گھبرائیں ہم آپ کو اندر کے غضب سے بچائیں گے:-

آپ بے خوف ہو کر ہمیں علم سکھائیں پھر ان سرجری کے علم میں طاق اشونی کماروں نے رشی کا سر کاٹ کر اس کی جگہ گھوڑے کا سر لگا دیا۔ اور برہم ودیا سیکھ لی۔ جب اندر کو معلوم ہوا۔ کہ ددھیانچی نے اپنا عہد توڑ دیا ہے۔ تب اس نے پُر غضب ہو کر ددھیانچی کا مصنوعی سر کاٹ ڈالا۔ اس کے معاً بعد اشونی کماروں نے اپنے فن سرجری کی بدولت رشی کا پہلا اصل سر جوڑ دیا۔ (ایشوری گیان وید صفحہ ۴۹)

اس کے بعد پروفیسر بالکرشن صاحب نے محولہ بالا منتروں میں سے بھی دو تین اور منتر اسی غرض سے نقل کئے ہیں۔ کہ جس سے زمانہ قدیم کے آریوں کا کمال ظاہر ہو۔ حالانکہ یہ وہی منتر ہیں جن کے متعلق پنڈت لیکھرام صاحب ہمارے مسیح موعود علیہ السلام کے جواب میں بڑے زور سے "قطعی انکار" کر چکے۔ اور اس قسم کے واقعات کی طرف محض اشارہ کرنے کی وجہ سے تہذیب و شرافت سے بعید گالیاں بھی دے چکے ہیں۔

اس سلسلہ میں ایک نہایت اہم حوالہ اور بہت معتبر اور پرانی شہادت آریہ سماجی دوستوں کے مسلمات میں سے پیش کرتے ہیں۔ جو آج سے پانچ ہزار سال قبل کی بتائی جاتی ہے ویدوں کی خدائی تفسیر "شت پتھ براہمن" (۱۴ - ۱) میں لکھا ہے کہ:-

"دیوتا لوگ بغیر سر کے یگیہ کے ساتھ پوجا اور محنت کر رہے تھے۔ لیکن اتھروان ددھینگ اس شدھ رس کو اور اس یگیہ کو جانتے تھے۔ اور اس کو بھی جانتے تھے۔ کہ یگیہ کا سر کیسے جوڑا جاسکتا ہے۔ اور یہ یگیہ کیسے تکمیل کو پہونچ سکتا ہے۔ لیکن اندر نے ان سے کہا تھا۔ کہ اگر آپ اس ودیا کو کسی دوسرے شخص کو بتلائیں گے۔ تو آپ کا سر کاٹ لونگا۔ یہ بات اشونی دیوتاؤں کو معلوم تھی۔ کہ اتھروان ددھینگ اس شدھ رس کو اور اس یگیہ کو جانتے ہیں۔ یہ دونوں ددھینگ کے نزدیک آکر بولے کہ ہم دونوں آپ کے شاگرد ہونا چاہتے ہیں ددھینگ نے پوچھا۔ کہ آپ کیا پڑھنا چاہتے ہیں۔ انہوں نے جواب دیا۔ کہ اس شدھ رس کو اور اس یگیہ کے سر کیسے دوبارہ جوڑا جاسکتا ہے اور یہ یگیہ کیسے پورا ہو۔ یہ سب ہم پڑھنا چاہتے ہیں۔ ددھینگ نے کہا۔ کہ اندر نے مجھ سے کہا ہے کہ دوسرے کو یہ ودیا مت سکھاؤ۔ ورنہ تمہارا سر کاٹ لیا جائے گا۔ اس سے میں ڈرتا ہوں کہ وہ میرا سر نہ کاٹ لے۔ لہٰذا میں آپ کو نہیں پڑھاؤں گا۔ ان دونوں نے کہا۔ کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہم آپکی حفاظت کریں گے۔

دوھینگ نے پوچھا کہ آپ میری کس طرح حفاظت کریں گے۔ انہوں نے جواب دیا کہ جب آپ ہم دونوں کو شاگرد بنالیں گے تب ہم آپ کا سر کاٹ کر کہیں اور جگہ رکھ دینگے۔ اور اس کی جگہ گھوڑے کا سر لگادیں گے جب اس سر سے ہم کو آپ پڑھائیں گے۔ تو اندر آپ کا سر کاٹ دے گا۔ بعد ازاں ہم آپ کا اصلی سر لاکر دوبارہ جوڑ دیں گے۔ دوھینگ نے کہا تھا ستو (ایسا ہی ہو) دوھینگ نے ان کو اپنا شاگرد بنالیا۔ جب دوھینگ نے ان کو شاگرد بنایا۔ تو اشونی کمار اس کا سر کاٹ کر کہیں دوسری جگہ رکھ آئے۔ اور اس کی جگہ گھوڑے کا سر لگادیا۔ اور اُسی سر کے ساتھ ان دونوں کو پڑھانے لگا۔ تب اندر نے اس کا سر کاٹ لیا۔ ازاں بعد اشونی کماروں نے ان کا اپنا سر لاکر دوبارہ جوڑ دیا۔ وید نے بھی اس کو کہا ہے۔ "دوھی ینگ ھیت مدھو اتھرونا" وغیرہ اس رچا (منتر) میں یہ بات کہی گئی ہے۔ الخ"

پس جب ویدوں کی ضد اُن تفسیر شمت پتھ براہمن بھی اسی امر کی تائید کرتی ہے۔ کہ اشونی کماروں کا اپنے استاد کا اصلی سر کاٹ کر اس کی جگہ گھوڑے کا سر لگادینا امر واقع ہے۔ اور اسی کا ذکر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کیا ہے۔ تو حضور علیہ السلام کے جواب میں پنڈت لیکھرام صاحب کا انکار اور اس پر شدید اصرار کس طرح حق بجانب ہوسکتا ہے؟ کیا ان کا اس قسم کے واقعات سے انکار ان کی ویدک علوم سے عدم واقفیت اور بے خبری کی بین دلیل نہیں؟

امر اول و امر دوم کے بارہ میں کافی ثبوت پیش کئے جاچکے ہیں۔ اب حضور کے فرمودہ امر سوم یعنی یہ کہ ان واقعات کو تمام پرانوں والے مانتے ہیں کے متعلق سینکڑوں شہادات میں سے عدم گنجائش کے باعث صرف چار پر اکتفا کی جاتی ہے:۔

سر رومیش چندر دت اپنی مشہور کتاب پراچین بھارت ورش کی سبھیتا کا اتہاس میں لکھتے ہیں۔ کہ

"اشونوں کی اصل حقیقت چاہے جو کچھ ہو مگر رگوید میں ہم انہیں بڑے بھاری طبیب دیکھتے ہیں۔ جو مریضوں اور زخمیوں کا علاج کرنے والے اور بہتوں کے ساتھ مہربانی سے پیش آنے والے اور ان کی مدد کرنے والے بیان کئے گئے ہیں۔ ان دونوں اشونوں کے بہت سے رحمدلی کے کاموں کا تذکرہ رگوید کے کئی سوکتوں میں بیان ہوا ہے"

(۲) پنڈت شوشنکر جی مشر اپنی کتاب "بھارت ورش کا دھارمک اتہاس" کے صفحہ ۵۹ میں ان اشونی کماروں کے متعلق لکھتے ہیں۔ کہ

"ان کے متعلق اختلاف ہے انہیں کوئی آکاش زمین (کوئی) دن رات (کوئی) سورج چاند اور (کوئی) دوراجے کہتے ہیں۔ یہ اُشا (شفق) سے پہلے روانہ ہوکر دن رات میں تین چکر مارتے ہیں۔ ان کے رتھ میں تین پہیے ہیں۔ سورج کی بیٹی ان کی بیوی ہے۔ یہ بڑے خوبصورت غربت کو دور کرنے والے اچھے طبیب ہیں۔ انہوں نے بانجھ گائے کو دودھیلا کردیا۔ اندھے اور لنگڑے کو اچھا کردیا۔ وشپلا کی جنگ میں ٹوٹی ہوئی ٹانگ کو اچھا کیا۔ اسی طرح کے کئی کام کئے۔ دسیوؤں کو بھی شکست دی"

(۳) پنڈت شام بہاری مشر ایم۔ اے و پنڈت شک دیو بہاری مشر بی۔ اے اپنی مشترکہ تصنیف "بھارت ورش کا اتہاس" جلد اول کے صفحہ ۱۳۲ پر لکھتے ہیں۔

"اشونی دو ہیں ان کے بارہ میں پنڈتوں میں قدرے اختلاف ہے۔ جہاتمایاسک نے لکھا ہے کہ انہیں بعض لوگ زمین۔ آسمان کہتے ہیں۔ بعض دن رات۔ بعض سورج چاند بعض دو راجے کہتے ہیں۔ یہ اُشا (شفق) سے پہلے چلتے ہیں۔ اور دن رات میں تین تین بار چکر لگاتے ہیں۔ ان کے رتھ میں تین پہیے ہیں۔ اور اس میں دو گدھے جتتے ہیں۔ سورج کی بیٹی ان کی بیوی ہے۔ یہ نہایت حسین اور غربت و افلاس کو دور کرنے والے اور بہت اچھے وید یا طبیب ہیں۔ انہوں نے کم کنہو وشٹہ۔ وسشٹہ وغیرہ کو خوش کیا۔ اور سود اس کو اس کی بیوی لا کر دی۔ انہوں نے بانجھ گائے سے دودھ نکالا۔ اندھے اور لنگڑے کو اچھا کیا۔ وسپلا کی جنگ میں ٹوٹی ہوئی ٹانگ اچھی کر دی۔ بدھمتی کو ہرنیہ ہست (سنہری ہاتھ والا) بیٹا دیا" وغیرہ وغیرہ الخ

(۴) شری پنڈت ھیش چندر پرسادی اے نے بھی اپنی محققانہ تصنیف سنسکرت ساہتیہ کا اتہاس جلد دوم کے صفحہ ۷ میں لکھا ہے کہ

"یہ (اشونی کمار) صبح کے دیوتا ہیں۔ یہ نہایت خوبصورت اور جوان ہیں۔ ان کا رتھ سونے کا ہے۔ ان کے رتھ جوتنے کے وقت اُشا (شفق) کا جنم ہوتا ہے۔ یہ اندھوں کو بینائی لنگڑوں کو پاؤں۔ آگ میں گرے ہوؤں اور سمندر میں ڈوبے ہوئے لوگوں کو دوبارہ زندگی بخشتے ہیں۔ امراض اور بدبختی کو دُور کرکے طالع مندی دیتے ہیں۔ راجہ کھیل کی طرف سے جنگ کرتی ہوئی وشپلا عورت کا ایک پاؤں کٹ گیا تھا۔ انہوں نے لوہے کا پیر لگادیا تھا۔ انہوں نے راجہ تُگر کے بیٹے بھجیو کو سمندر میں ڈوبتے بچایا تھا۔ سو ڈانڈوں والی بڑی کشتی پر بٹھاکر اس کے گھر پہونچا دیا تھا" وغیرہ الخ

اس کے آگے وہی منتر درج کئے ہیں۔ جن کی طرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اشارہ فرمایا تھا۔ یہی نہیں اور بھی اس طور کی بے شمار ہندو اور ویدک دھرمی عوام کی نہیں بلکہ خواص علماء کی رائیں ہمارے پاس جمع ہیں۔ مگر چونکہ حضور علیہ السلام کے قول کی تصدیق کے لئے یہ بھی بہت کافی ہیں۔ اس لئے فی الحال انہی پر بس کرتے ہیں :۔ خاکسار ملک فضل حسین احمدی مہاجر قادیان

قادیان میں عورتوں کی اعلیٰ تعلیم کا بہترین انتظام

الفضل مورخہ ۲ مئی ۱۹۴۳ء میں ایک احمدی خاتون کا ایک مکتوب "کالج کی تعلیم اور احمدی طالبات" کے عنوان سے شائع ہوا ہے۔ جس میں انہوں نے مروجہ اعلیٰ تعلیم کو لڑکیوں کے لئے نقصان دہ ہونے کا اعتراف کیا ہے لیکن یہ فرمایا ہے۔ کہ چونکہ قادیان میں تعلیم نسواں کے لئے کوئی ایسا انتظام نہیں جس سے عورتیں آئندہ نسل کے لئے بہترین مائیں اور ملک کے لئے بہترین خدمتگزار اور عورتوں کی راہ نما بن سکیں۔ اس لئے مجبوراً وہ والدین جو اپنی لڑکیوں کو اس نظریہ کے ماتحت تعلیم دلانا چاہتے ہیں۔ وہ انہیں کالجوں میں داخل کرا دیتے ہیں۔ پھر فرماتی ہیں۔ کہ جب مغربی تعلیم ضرر رساں ہے۔ تو کیوں جماعت احمدیہ کی طرف سے کوئی ایسا انتظام نہیں کیا جاتا۔ جس سے عورتیں کالجوں میں داخل ہونے کی بجائے قادیان میں تعلیم پاسکیں۔ چنانچہ فرماتی ہیں۔ "میں یہ مانتی ہوں کہ ہماری یونیورسٹی کا موجودہ تعلیمی نصاب نہ صرف لڑکیوں کے لئے بلکہ لڑکوں کے لئے بھی ضرر رساں ثابت ہوا ہے لیکن اس کا علاج صرف یہ تو نہیں کہ کالج میں پڑھنے والی لڑکیوں پر الزام لگائے جائیں بلکہ علاج تو صرف یہی ہوسکتا ہے۔ کہ ہماری احمدی جماعت کے تعلیم یافتہ بھائی اکٹھے ہوکر ایک علیحدہ نصاب لڑکیوں کی تعلیم کے لئے رائج کریں۔" پھر فرماتی ہیں۔ "اگر ڈاکٹری تعلیم اور بی۔ اے کرنا اس قدر بُرا ہے۔ جو آپ فرماتے ہیں۔ تو اس کے بدلے میں ہمیں ایسا نصاب دیں۔ جو لڑکیوں کو مکمل تعلیم دے۔ ہم اپنی بچیوں کو بھیجنے کے لئے تیار ہیں۔ قادیان میں جو دینیات کی کلاسیں کھلی ہوئی ہیں۔ وہ بے شک دینی لحاظ سے بہت اعلیٰ ہیں۔ لیکن وہاں کی تعلیم یافتہ لڑکی کو ہم آئندہ نسل کی مکمل ماں نہیں سمجھیں گے"!

اس کا جواب مختصر طور پر الفضل نے دے دیا ہے۔ لیکن ممکن ہے کہ اس سے ان شکوک کا ازالہ نہ ہوسکے جو بعض دلوں میں پیدا ہوئے ہیں۔ اس لئے میں مناسب سمجھتا ہوں کہ چند سطور لکھوں۔ سب سے پہلی بات تو یہ ہے۔ کہ جیسا کہ اس احمدی خاتون نے یہ اعتراف کیا ہے۔ کہ عورتوں کی تعلیم اس قسم کی ہونی چاہیئے۔ جس کے ذریعہ سے وہ آئندہ نسل کی بہترین تربیت کرنے والی ثابت ہوسکیں لیکن سوال یہ ہے کہ کیا مروجہ مغربی تعلیم کو پڑھ کر عورتیں اس فریضہ کو ادا کرسکتی ہیں۔ بھلا انگریزی زبان کے سیکھ لینے یا ایک دو اور خشک مضامین کو پڑھ لینے سے بھلا قوم کے بچوں کی کیا تربیت کی جاسکتی ہے۔ اور عورتوں کو کالجوں میں وہ کونسی بہادری اور شجاعت سکھلائی جاتی ہے۔ اور کونسی تربیت دی جاتی ہے۔ جس سے وہ قوم کی بہترین خدمت گزار بن جائیں۔ جب ایسا نہیں ہے۔ تو پھر کالج کی تعلیم کا مجبوراً یا ارادۃً دلدادہ ہونا یا اس کی خواہش کرنا کیا معنے رکھتا ہے۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے جماعت کی ضرورتوں کے پیش نظر تعلیم نسواں کا ایسا انتظام فرمادیا ہے۔ کہ جس کو دیکھ کر پورے وثوق سے کہا جاسکتا ہے۔ کہ کرۂ ارض

پر کسی گوشے میں عورتوں کے لئے ایسی تعلیم کا انتظام موجود نہیں۔ اور افراد جماعت کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے اس احسان کے بدلہ میں حضور کے لئے زیادہ سے زیادہ دُعا کرنی چاہیئے۔

قادیان میں عورتوں کی تعلیم کیلئے دسویں جماعت تک تو پہلے سے انتظام حضور فرما چکے تھے۔ اور دینیات کی کلاسز بھی تھیں۔ لیکن اب حضور نے جو انتظام فرمایا ہے وہ یہ ہے کہ جو طالبات پسند کریں کہ اعلےٰ تعلیم بھی حاصل کرلیں۔ وہ آٹھویں جماعت پاس کرنے کے بعد دینیات کالج میں داخل ہو جائیں۔ دینیات کالج میں حضور نے پانچ کلاسز کا اجراء کیا ہے۔ دو سال کی ایک کلاس میٹرک کے مقابل۔ دو سال کی ایک کلاس ایف۔ اے کے مقابل۔ دو سال کی ایک کلاس بی۔ اے کے مقابل دو سال کی ایک کلاس ایم۔ اے کے مقابل۔ اور پھر ڈاکٹری کے مقابل ایک کلاس۔ نیز حضور نے اس انتظام کے ساتھ مجلس تعلیم کا بھی تقرر فرمایا ہے۔ جو عام الفاظ میں احمدیہ یونیورسٹی کے لئے بطور بنیاد کے ہے۔ وہ ان کلاسز کا اور دیگر اور امتحانوں کا انتظام کریگی۔ جو احمدیہ جماعت میں ہوں گے۔ اور ان کے لئے سندات کا اجراء کرے گی۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی ہدایات کے مطابق ان پانچ کلاسز کا ایک کورس مجلس تعلیم نے بنایا ہے جس میں صرف یہی بات مدنظر نہیں رکھی گئی کہ طالبات کو دینیات کی ایسی بہترین تعلیم مل جائے۔ کہ جس کے بعد عورتیں مردوں کے دوش بدوش دینی لحاظ سے تحریری اور تقریری طور پر خدمت دین کر سکیں۔ اور ان کے دماغ علوم دینی سے روشن ہو جائیں۔ اور وہ اسلامی تعلیم کی ترویج اور اسلامی تمدن کا قیام کر سکیں اور اسلامی تعلیم پر اگر کوئی اعتراض کرے۔ تو اس کا مسکت جواب دے سکیں۔ بلکہ تربیت اولاد۔ سلائی۔ خانہ داری۔ کپڑوں کی دھلائی گھر کا رکھ رکھاؤ۔ آرائش صحت و ثبات۔ بیماروں کی خدمت کرنے کے مضامین کا بھی اعلیٰ معیار قائم کیا گیا ہے۔ اور اسی حد تک ان علوم کو پڑھانے کا انتظام کیا گیا ہے۔ جتنا کہ قومی نسل کی تربیت کے لئے یا اپنے گھر کی ضرورت کے لئے یا ملک کی خدمت کے لئے ضروری ہے۔ علاوہ ازیں انگریزی کی بھی اتنی تعلیم رکھدی گئی ہے۔ کہ جس کے بعد اگر تھوڑی سی بھی توجہ کی جائے۔ تو انگریزی کتب کا سمجھنا کچھ مشکل نہیں رہتا۔ پھر ایسی تجاویز حضرت امیر المومنین کے ارشاد کے ماتحت اختیار کی گئی ہیں۔ کہ جن کے ذریعے سے عورتوں کے لئے مختلف علوم کے ایسے دروازے کھل جاتے ہیں۔ کہ وہ تھوڑی سی محنت کے بعد ایسی حیرت انگیز ترقی کر سکتی ہیں۔ کہ دنیا کی آنکھیں خیرہ ہو جائیں۔ اس مجوزہ کورس کے ذریعہ سے خواتین صرف دینی طور پر دنیا کی راہنمائی اور قابل رشک ہستیاں بننے کے قابل نہ ہو سکیں گی۔ بلکہ بچوں کی بہترین تربیت کرنے والیاں۔ گھر کا بہترین بندوبست کرنے والیاں اور قوم کی بہترین خدمتگذار بھی بن سکیں گی۔ پھر ان کے لئے علوم کے خزانوں تک پہنچنے کے لئے جن راستوں پر چلنے کی ضرورت ہوگی۔ ان کو وہ راستے بتادئے جائیں گے۔ وہ تاریخ اسلام کی واقف اور تاریخ احمدیت کو جاننے والیاں ہونگی۔ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کلام اور تعلیم سے واقف اور آپکی بیان کردہ بہترین تعلیم کی حامل ہونگی۔ اور اسلام کی روشنی میں دینی و دنیوی طور پر دنیا کی عورتوں کیلئے راہنما بن سکیں گی۔ پس اب ضرورت ہے اس امر کی کہ احباب جماعت اور خواتین سلسلہ اپنی بچیوں کو قوم کیلئے بہترین وجود بنانے کیلئے اس جدید انتظام کیطرف متوجہ ہوں جو انکو ترقی کی بلند منزل پر پہنچانے کیلئے کیا گیا ہے۔

(خاکسار نور الحق واقف تحریک جدید)

وصیّت کی اہمیت

عشرۂ وصیت کے سلسلہ میں عملہ تعلیم الاسلام ہائی سکول نے جس محنت اور ہمت سے کام لیا ہے۔ میں انکا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ انہوں نے اپنے عملہ میں کوئی فرد بھی غیر موصی نہیں رہنے دیا۔ مرکز کے دوسرے اداروں کو بھی اسکی طرف خاص توجہ کرنی چاہیئے۔ بلکہ قادیان میں تو کوئی احمدی بھی غیر موصی نہیں رہنا چاہیئے۔ کیونکہ وصیت ایک بڑی قربانی ہے اور ایمان کی تکمیل کا ایک حصہ ہے۔ عشرۂ وصیت کے سلسلہ میں باہر سے بہت کم وصایا موصول ہوئی ہیں۔ البتہ دہلی کی جماعت کیطرف سے دس عدد وصایا موصول ہوئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کارکنوں کے کام میں برکت دے جنہوں نے وصایا کی تحریک میں حصہ لیا ہے۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

دوسری طرف جماعتوں کو بھی اس طرف خاص توجہ کرنی چاہیئے۔ اور بہت جلد ایک لاکھ تک وصیت کا نمبر پہنچ جانا چاہیئے۔ موجودہ تعداد جماعت کی نسبت کے لحاظ سے نہایت ہی کم ہے۔ ساری جماعت کو اس طرف خاص توجہ کرنی چاہیئے۔

راہوں ضلع جالندھر میں صدر انجمن احمدیہ کا رقبہ فروخت ہو رہا ہے

راہوں ضلع جالندھر میں صدر انجمن احمدیہ کا بارانی رقبہ ۶۹ کنال ۱۴ مرلے جس کے نمبران خسرہ ۳۱۱۷ و ۳۱۲۹ ہیں۔ اس رقبہ کو ایک صاحب مبلغ دو ہزار روپیہ میں خریدنا چاہتے ہیں۔ بغرض آگاہی عام یہ اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ اگر کوئی دوست اس قیمت مبلغ دو ہزار روپیہ سے زیادہ دینا چاہتے ہوں۔ یا زیادہ دلوا سکتے ہوں۔ تو بارہ دن کے اندر اندر یعنی ۱۵ رمئی ۱۹۴۳ء تک اطلاع بھجوادیں۔ ورنہ یہ رقبہ مبلغ دو ہزار روپیہ میں فروخت کر دیا جائیگا۔

۲ ۵/۴۳

مولا بخش ناظم جائیداد صدر انجمن احمدیہ قادیان

واشنگٹن ۳ مئی۔ امریکہ کے محکمہ بحری کی طرف سے یہ اعلان کیا گیا ہے۔ کہ امریکی آبدوزوں نے بحرالکاہل میں گشت کرتے ہوئے جاپان کے سوالاکھ ٹن سے زیادہ وزنی جہاز غرق کر دئے ہیں۔

پشاور ۳ مئی۔ سرحد میں مسٹر اورنگ زیب وزارت بنانے کے لئے جو کوشش کر رہے ہیں۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ ہندو مہاسبھا مسلم لیگ سے تعاون نہیں کرے گی۔ البتہ سکھ ممبران میں سے بعض کو شامل کرنے میں بہت حد تک کامیابی بھی ہو چکی ہے۔

سٹاک ہالم ۳ مئی۔ ہنگری کی فوجوں کے کمانڈر انچیف نے ایک انٹرویو میں اس بات کا اشارہ کیا ہے۔ کہ ہنگری کی فوجیں روسی محاذ سے ہٹالی جائیں گی۔

نیویارک ۳ مئی امریکہ کے کان کنوں کی ایسوسی ایشن کے صدر نے اعلان کیا ہے۔ کہ گورنمنٹ کے ساتھ دو ہفتہ کا سمجھوتہ ہو گیا ہے۔ اسلئے کان کنوں کی ہڑتال ختم سمجھنی چاہیئے۔ آخری سمجھوتہ کی گفت و شنید ہو رہی ہے۔

امرتسر ۳ مئی سونا حاضر ۹۹ روپے۔ چاندی حاضر ۱۳۵ روپے پونڈ ۶۵ روپے

دہلی ۳ مئی۔ معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے کہ جس طرح حکومت نے روئی کے وعدوں کے سودوں پر کنٹرول کیا ہے۔ اسی طرح بہت جلد ہی سرسوں کے وعدہ کے سودوں کو بھی روکا جائیگا۔

دہلی۔ ۳ مئی۔ سرکاری طور سے اعلان کیا گیا ہے کہ ڈیکن ریڈیو سے ہندوستانی اور برطانی اسیران جنگ کے پیغامات ہر روز شام کو ۶ ½ بجے نشر کئے جایا کریں گے۔ یہ پیغام سترہ کسر انیس میٹر سے نشر کئے جائینگے۔

دہلی ۳ مئی۔ مسٹر محمد علی جناح صدر آل انڈیا مسلم لیگ نے پریس کو یہ بیان دیا ہے، کہ آل انڈیا مسلم لیگ کا جو اجلاس حال میں یہاں منعقد ہوا تھا۔ اس کے متعلق برطانی جرائد نے رائے زنی کی بنیاد ان بے جوڑ اطلاعات کو ٹھہرایا ہے۔ جو ہندوستان سے ان کے نمائندوں نے ارسال کیں۔ کاش برطانی جرائد کے ایڈیٹر میری تقریر اور مسلم لیگ کے اجلاس کی قراردادوں کا پورا متن دیکھ سکتے اسوقت انہیں احساس ہوتا

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

کہ نہ صرف یہ رائے زنی دور از کار ہے بلکہ انہیں ہندوستان کی حقیقی حالت سے بالکل بے خبر رکھا گیا ہے۔ برطانی حکومت نے ہر شخص کو نظر انداز کرنے کی جو پالیسی اختیار کر رکھی ہے۔ یہ موجودہ جنگ میں مفید نہیں ہو سکتی۔

لاہور ۳ مئی۔ آل انڈیا مسلم لیگ کے سالانہ اجلاس میں کل سوالاکھ روپیہ چندہ ہوا۔ جس میں سے نصف چندہ پنجاب نے دیا۔ نواب ممدوٹ دس ہزار سات سو روپیہ چندہ دیا۔ وزیر اعظم پنجاب نے سات ہزار۔

دہلی ۳ مئی۔ یکم مئی کو مندرجہ ذیل منڈیوں میں اناج کا کم از کم نرخ یہ تھا۔

گندم - ہاپڑ ۰ - ۸ - ۱۰ روپے
چاول - پورن بازار چاندپور (بنگال) ۷ - ۳۲ "
" پورنیا (بہار) ۰ - ۰ - ۱۳ روپے
" کٹک (اڑیسہ) ۰ - ۸ - ۶ "
" لاڑکانہ (سندھ) ۰ - ۴ - ۶ "
جوار - نندیال (مدراس) ۰ - ۱۵ - ۶ "
" جھانسی (یو۔پی) ۰ - ۱۰ - ۶ "
باجرا - دھولیا (بمبئی) ۰ - ۱۱ - ۶ "
" آگرہ (یو۔پی) ۰ - ۷ - ۵ "

لنڈن ۳ مئی۔ سائیگاں (ہند چینی) ریڈیو نے اعلان کیا ہے۔ کہ وہاں شدید پلیگ پھوٹ پڑی ہے۔ گذشتہ ماہ سینکڑوں اشخاص لقمہ اجل ہو گئے۔ اسی طرح کینٹن کی اطلاعات سے معلوم ہوا ہے کہ وہاں ہیضہ پھوٹ پڑا ہے۔ جس کی وجہ سے روزانہ متعدد اشخاص ہلاک ہو رہے ہیں۔

لنڈن ۳ مئی۔ اطلاع ملی ہے کہ ہانگ کانگ کے جاپانی افسر ابھی تک ان چینیوں کو پھانسی پر لٹکا رہے ہیں۔ جن کے متعلق یہ اشتباہ ہے کہ وہ چنکنگ گورنمنٹ سے کسی قسم کا تعلق رکھتے ہیں۔ ہانگ کانگ میں ایندھن کا قحط ہے۔ اس لئے جاپانیوں نے بہت سے درخت کٹوا دئے ہیں۔ کئی ایک خوبصورت باغوں میں ایک درخت بھی نظر نہیں آتا۔ شمالی چین میں سامان خوراک کا سخت قحط ہے۔ حالانکہ جاپانی حال ہی میں ہند چینی سے ۸ ہزار ٹن چاول شمالی چین لے گئے تھے۔ پھر بھی وہاں چاول کی سخت کمی محسوس ہو رہی ہے۔

لنڈن ۴ مئی۔ مسٹر ایڈن وزیر خارجہ نے ہاؤس آف کامنز میں روس اور پولینڈ کے جھگڑے کے متعلق بیان دیتے ہوئے کہا کہ حکومت برطانیہ شروع سے دونوں ملکوں کو یہ سمجھانے کی کوشش کرتی آئی ہے۔ کہ جرمن اتحادی افواج میں جو تفرقہ پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ اسے کامیاب نہ ہونے دیں۔

لنڈن ۴ مئی۔ برلین اور روم ریڈیو نے بخارسٹ کے حوالہ سے یہ خبر دی ہے کہ رومانیہ کی بندرگاہ کانسٹنزا پر دشمن کے طیاروں نے سخت بمباری کی ہے۔ مگر بخارسٹ سے اس خبر کی تصدیق نہیں ہو سکی۔

لنڈن ۴ مئی۔ ٹیونیشیا کے شمالی علاقہ میں دشمن کو اپنے سارے اگلے مورچے خالی کر دینے پر مجبور کر دیا گیا ہے۔ سمندری کنارہ کے علاقہ میں دوسری امریکن کور فرانسیسی فوج کی مدد سے کئی میل آگے بڑھ گئی ہے۔ پہلی برطانی فوج نے معجز الباب کے علاقہ میں سڑک کے ساتھ ساتھ ۱ ½ میل پیشقدمی کی ہے۔ جنوبی علاقہ میں اتحادی سرگرمیاں پھر شروع ہو گئی ہیں۔ کل آٹھویں فوج کی توپوں نے زور شور سے گولہ باری کی۔ یونٹ ڈو فہس پر فرانسیسی فوجوں نے ایک اور حملہ کیا ہے اور اس میں انہیں کچھ کامیابی بھی ہوئی ہے پہلی برطانی فوج اب طبوربہ سے تیرہ میل رہ گئی ہے۔ خبریں آرہی ہیں۔ کہ دشمن نے طبوربہ کا علاقہ خالی کرنا شروع کر دیا ہے۔ مگر اس خبر کی ابھی تصدیق نہیں ہو سکی۔ امریکی اور فرانسیسی فوجیں بیزرٹا پر بڑھتی جارہی ہیں۔ ایک نامہ نگار کا بیان ہے کہ اس اہم چھاؤنی کے لئے لڑائی شروع ہو گئی ہے۔

ماسکو ۵ مئی۔ جرمنوں نے تسلیم کر لیا ہے کہ کوبان کے علاقہ میں روسیوں نے جرمن ڈیفنس کی ایک اہم چوکی کسکایا پر قبضہ کر لیا ہے۔ جو نوووروسسک سے بیس میل شمال کی طرف ہے۔ جرمن ریڈیو نے بیان کیا۔ کہ جرمن فوجیں یہاں نئی قلعہ بندیوں میں ہٹ آئی ہیں۔ نوووروسسک کے شمال مشرق میں بڑے زور کی لڑائی ہو رہی ہے۔ دوسرے مورچوں پر کوئی خاص تبدیلی نہیں ہوئی۔ ہوائی لڑائیاں بھی بڑے زور کی ہو رہی ہیں۔ ۵۵ جرمن طیارے برباد کر دئے گئے۔ اس کے مقابلہ میں صرف گیارہ روسی طیارے کام آئے۔ منسک اور بریانسک میں دشمن کے ٹھکانوں پر زبردست بمباری کی گئی۔ گولہ بارود کے بعض ذخائر پر بم پھٹے اور وہ بھک سے اڑ گئے۔

لنڈن ۵ مئی۔ لفٹیننٹ جنرل میکسویل جو یورپ میں متعین امریکن افواج کے کمانڈر جنرل تھے۔ آئس لینڈ میں ایک ہوائی حادثہ میں ہلاک ہو گئے۔ اس حادثہ کی تفاصیل ابھی موصول نہیں ہوئیں۔

دہلی ۵ مئی۔ مسز چرچل نے روسیوں کی امداد کیلئے جو فنڈ کھولا ہوا ہے۔ وائسرائے کے جنگی فنڈ سے اس میں ایک لاکھ روپیہ دیا گیا اس سے دوائیاں اور ڈاکٹری سامان بھیجا جائے گا۔

لنڈن ۵ مئی۔ جنرل ڈیگال نے ایک بیان میں کہا کہ وہ جنرل جیرو سے ملاقات کیلئے فوراً الجیریا روانہ ہو جائیں گے۔ آپ نے کہا کوئی وجہ نہیں۔ کہ سمجھوتہ نہ ہو سکے۔

لنڈن ۵ مئی۔ پولینڈ کے وزیر اعظم مقیم لنڈن نے گذشتہ شب ایک براڈکاسٹ میں کہا۔ کہ پولش گورنمنٹ اور پولینڈ کے لوگ روس سے دوستی رکھنا چاہتے ہیں۔ اور اسلئے ہم ان روکوں کو دور کرنا چاہتے ہیں جو اس راہ میں واقع ہیں۔ روس میں پولینڈ کے سپاہیوں کے جو بال بچے ہیں۔ انہیں واپس آنیکی اجازت دیجائے۔ نیز جو لوگ فوج میں بھرتی ہونے کے قابل ہیں۔ انہیں بھی واپس بھیجدیا جائے۔

واشنگٹن ۵ مئی۔ لارڈ ہیلی فیکس نے کل مسٹر روزویلٹ سے ملاقات کی۔ چینی سفیر بھی صدر موصوف سے ملے۔

لنڈن ۵ مئی۔ اپریل میں اتحادی جہاز غرق کرنے کے متعلق جرمن آبدوزوں نے جو تعداد بیان کی ہے وہ مارچ کی تعداد سے نصف ہے۔

لنڈن ۵ مئی۔ امریکن طیاروں نے جنکے ساتھ برطانیہ کے شکاری طیارے تھے۔ دن دہاڑے انٹواپ پر حملہ کیا۔ اور کارخانوں پر بم گرائے۔ ہالینڈ میں ہیگ کے بجلی گھر پر بھی بمباری کیگئی۔

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر رحمت اللہ خان شاکر